درد کاسفر

امجد صدیقی ایک ایسا انسان جس نے لوگوں کو سکھا دیا کہ جینا کسے کہتے ہیں۔ میں اکثر کہتی ہوں کہ کچھ لوگ زندگی کو گزارتے ہیں اور کچھ کو زندگی گزار دیتی ہے۔ امجد صدیقی صاحب کو زندگی نے بلکہ اُنھوں نے معذوری کے باوجود زندگی کو گزارا ہے۔اس بات پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ وہ پہلی بار جب ہمارے آفس میں انٹرویو کیلئے تشریف لائے تو اُنکے چہرے سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ ایک عظیم انسان آیاہے، مس غلام زارا نے جب اُنکا انٹرویو کیا تو ہم سب نے اُنکی زندگی کے اُتار چڑھاو کے بارے میں جانا، ہمیں بے حد تجسس ہو رہا تھا کہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے، کیا کوئی ایسا بھی ہے اور اُنھیں اپنی آنکھوں سے دیکھا کانوں سے سنا تو ایک بے یقینی کی کیفیت تھی۔

اُسکے بعد جب اُنھوں نے اپنے بارے میں کتاب لکھی تو ایک بار پھر دل چا ہا کہ اُنکے بارے میں مزید چانا جائے لہذا اُنکی کتاب‘‘ درد کا سفر’’ منگوائی اور ایک ایک صفحے کو پڑھتے ہوئے حیرت اور خوشی کا ملا جلا احسا س ہوا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایسے انسان کی آ ب بیتی ہے جو آپکو موٹیویٹ کرتا ہے کہ اگر میں معذوری کے باوجود کامیا بیوں کی منزلیں طے کر سکتا ہوں تو آپ سب کیوں نہیں کر سکتے؟ یہ ایسا سوال جس اگر ہم جواب نہ دے سکیں تو ہمیں تسلیم کرچا چاہیئے کہ ہم میں کچھ کمیاں ہیں جن کو ہمیں پورا کرنا اور پھر کامیابی کی طرف بڑھنا ہے۔‘‘درد کا سفر’’ ایک ایسی آب بیتی ہے جو آ پکو جینا سکھا دے ۔ میری دعا ہے کہ امجد صدیقی صاحب سدا پر جوش اور باعتماد رہیں۔(آمین)

راحیلہ مغل (سب ایڈیٹر فیملی میگزین نوائے وقت)